بخاری شریف

CamScanner

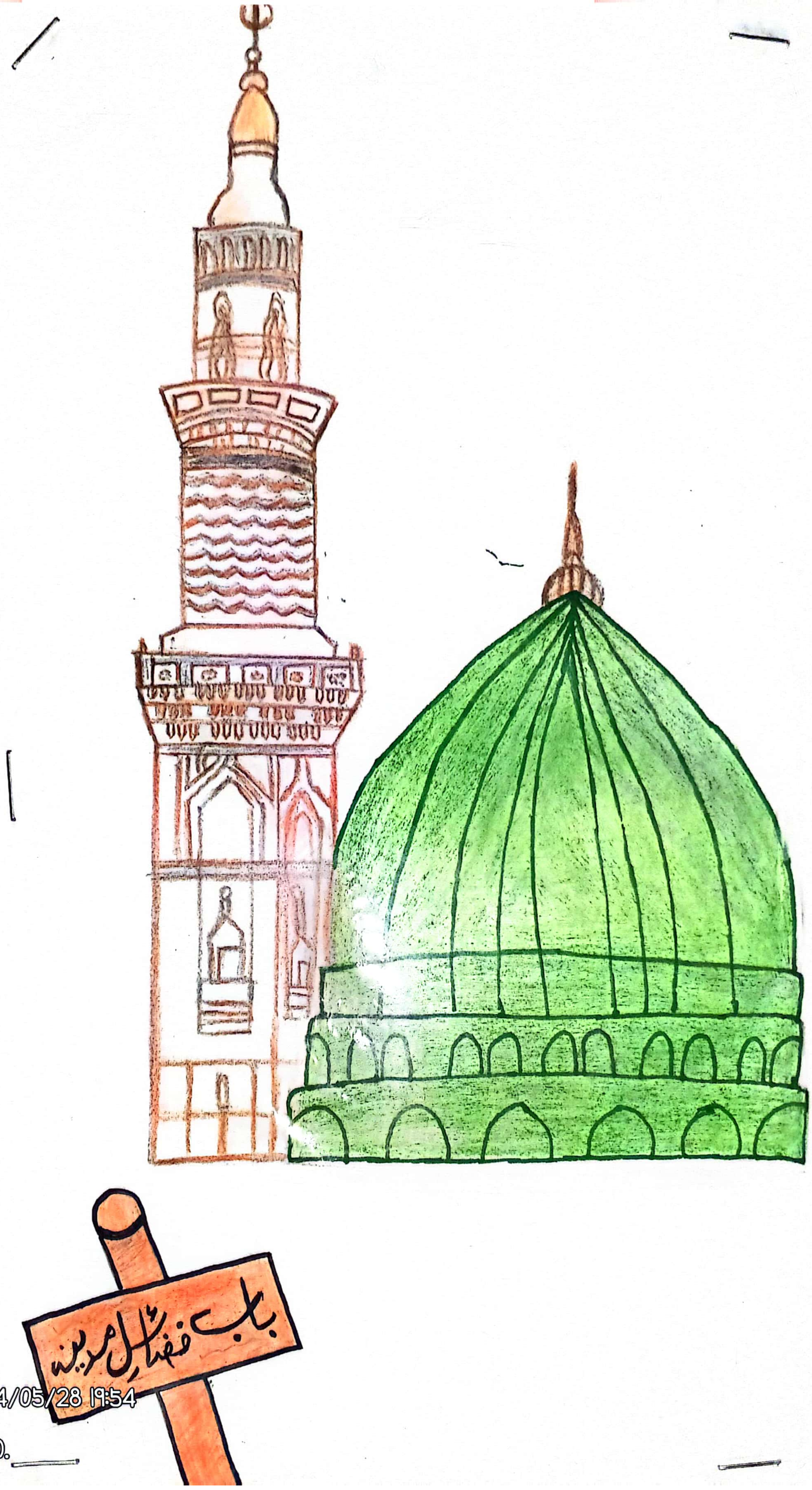

CamScanner

فضائل المدینہ: فضائل فضیلت کی جمع ہے جس کے معنی کوئی ایسا خاصہ یا ملکہ ہے جو کسی چیز میں پایا جاتا ہے تو اس کے حسن میں اضافہ کر دیتا ہے اسی لیے اسے فضیلت کہتے ہیں۔

- مدینہ مدن سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ہموار زمین جس میں بہ کثرت کھجور کے درخت ہوں۔
- ویسے تو مدینہ کا معنی شہر ہے۔ لیکن جب مطلقاً مدینہ کا لفظ بولا جائے تو فوراً ذہن میں اس لفظ سے مدینہ منورہ آتا ہے۔
- پہلے اس کا نام یثرب تھا کیوں وہاں جو جاتا تھا بیمار ہو جاتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے پھر یہ صحت اور شفاء کا مرکز بن گیا۔
- پہلے اس کا نام یثرب تھا لیکن اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام طابہ رکھ دیا ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مدینہ کا نام یثرب لیا وہ اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرے یہ طابہ ہے یہ طابہ ہے (پاکیزہ اور برکت والی جگہ):
- یثرب کا معنی ہے ملامت کرنا: اس کو یثرب اس لیے کہتے تھے کہ یہ بیماریوں کا گھر تھا جو وہاں جاتا تھا بیمار ہو جاتا تھا پھر لوگ اس کو ملامت کرتے تھے کہ تم یثرب کیوں گئے۔
- یا ثرب سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے فساد۔ اور حضور قبیح نام کو ناپسند فرماتے تھے اور اچھے کو پسند۔

مدینہ کو یثرب کہنے کا حکم: مدینہ کو یثرب کہنا مکروہ ہے جس نے لیا تو اس کو 1 گناہ ملے گا اور وہ توبہ کرے اور 10 بار مدینہ کہے۔

> کیوں طیبہ کو یثرب کہوں ممنوع ہے قطعاً
> موجود ہیں جب سینکڑوں اسمائے مدینہ

کسی بھی شہر کے اتنے نام نہیں جتنے مدینہ شریف کے ہیں: جن میں سے چند یہ ہیں 1 مدینہ 2 مدینۃ الرسول 3 طیبہ 4 دار الابرار 5 طابہ 6 مبارکہ 7 حسنہ 8 جزیرۃ العرب 9 اور سیدۃ الکفراک:

تمام مدینہ اسے دیا چلے گی تسبیح خلد: سونے شہر کو ہم نے بھی کیسی ہوا لگائی کہ

05/28 19:55
CamScanner

باب حرم المدینہ

مدینہ کا نام حرم اس لیے رکھا گیا ہے کہ بہت سی چیزیں جو دوسری جگہوں میں حرام نہیں ہوتیں وہ اس شہر میں حرام ہوتی ہیں۔ اور یہ حرمت سے ماخذ ہے یعنی جس کی آبرو ریزی کرنا حرام ہو۔

1867 المدینۃ حرم من کذا الی کذا

⇐ امام بخاری کی دوسری روایت میں ہے، مدینہ عیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ امام بخاری نے حرم مدینہ کی انتہاء کا نام نہیں لیا ⇐ اور دوسری روایت میں ہے کہ مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے ⇐ اور ظاہر یہ ہے کہ امام بخاری نے عمداً انتہاء کے نام کو ساقط کر دیا کیونکہ اہل مدینہ، مدینہ میں ثور نام کے کسی پہاڑ کا انکار کرتے ہیں، ثور نام کا پہاڑ صرف مکہ میں ہے۔

لا یحدث فیہا حدث ⇐ مراد یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسا عمل نہ کیا جائے گا جو لوگوں کا معمول نہ ہو اور قرآن و سنت کے مخالف ہو۔

لعنت سے مراد: جنت سے دور کرنا، خوشنودی سے دور کرنا۔ اس لعنت سے وہ لعنت مراد نہیں جو کفار پر ہوتی ہے یعنی اللہ کی رحمت سے بالکل دور کر دینا ہے۔

مدینہ کے شرعی حرم ہونے میں مذاہب آئمہ ⇐ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک مدینہ حرم ہے اس لئے کسی درخت کو کاٹنا اور اس میں شکار وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن ان کے نزدیک اس کے ارتکاب پر کوئی تاوان لازم نہیں ہوگا۔ ⇐ امام اعظم، امام ابو یوسف، امام محمد نے کہا ہے کہ مدینہ مکہ کی طرح حرم نہیں اور کسی کو مدینہ کے درخت کو کاٹنے اور شکار وغیرہ کرنے سے منع نہیں کیا جائے گا۔

⇐ اس حدیث میں ایسا کرنے سے منع فرمانا حرام ہونے کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ انکی وجہ سے مدینہ کی زیب و زینت قائم رہے۔

1869 لابتی المدینۃ

لابتی ⇐ حرہ یعنی جلی ہے

2024/05/28 19:55
SYED.
CamScanner

وہاں سیاہ پتھر ہوتے ہیں۔

قد خرجتم من الحرم ثم التفت فقال بل انتم فیہ ⇐ پہلے والے جملے سے معلوم ہوا کہ ظن غالب پر یقین کر کے خبر دینا جائز ہے۔ دوسرے جملے سے معلوم ہوا کہ ظن غالب سے دی ہوئی خبر سے رجوع کرنا جائز ہے۔

1870 ما عندنا شیء الا کتاب اللہ ⇐ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا احکام شریعت میں سے کوئی چیز لکھی ہوئی نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت (عموماً) احادیث کو نہیں لکھا جاتا تھا۔ اور یہ احادیث کی کتابوں میں تدوین کی گئی تھی۔

ذمۃ المسلمین واحدۃ ⇐ اس کا معنی یہ ہے کہ جب کسی ایک مسلمان نے کسی کافر کو امان دی دی تو وہ تمام مسلمانوں کی طرف سے امان ہے اور دوسرے کسی مسلمان کے لیے اس امان کو توڑنا جائز نہیں ہے۔

باب فضل المدینۃ وانہا تنفی الناس

1871 مدینہ دوسری بستیوں کو کھا جائے گا اسکے معنی ⇐ جس طرح مدینہ کو فضیلت حاصل ہو گئی دوسری بستیوں کو نہ ہو گی۔ ⇐ مدینہ منورہ کو دوسری بستیوں پر غلبہ حاصل ہو گا۔ ⇐ مدینہ ابتداء سے لشکر اسلام کا مرکز رہا، یہیں سے فتوحات شروع ہوئیں اور یہیں مال غنیمت لایا جاتا تھا:-

⇐ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید:- اعتراض ⇐ اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر زمانے میں مدینہ میں اشرار اور مفسدین رہے ہیں پھر اس حدیث کا صدق کیسے ظاہر ہو گا۔

جواب ⇐ اس حدیث کے دو محمل ہیں " ایک یہ کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مراد ہے آپ کے زمانے میں جتنے منافقین اور مفسدین تھے مدینے نے ان سب کو باہر نکال دیا۔ دوسرا یہ کہ یا تو اس سے قرب قیامت کا زمانہ مراد ہے

05/28 19:55
CamScanner

جب مدینہ میں صرف مومن رہیں گے اور بے دین لوگوں کا مدینہ سے اخراج ہو جائے گا۔

اس حدیث میں یہ نہیں فرمایا کہ مدینہ ہر زمانے میں ہر منافق اور ہر مفسد کو نکال دے گا۔ لہذا اس حدیث کے صدق کے لیے یہ کافی ہے کہ کسی زمانے میں کچھ منافق مدینہ سے نکل گئے ہوں۔ کیونکہ بھٹی بھی ہر لوہے کو زنگ کو نہیں نکالتی

امرت بقرية تأكل القرى: امرت سے مراد ہجرت کا حکم دینا ہے۔ یا وہاں رہنے کا حکم دینا ہے۔ اول معنی کے اعتبار سے مکہ مکرمہ مراد ہے بمعنی ثانی مدینہ مراد ہے

باب المدينة طابة

مدینہ کا ایک نام طابہ ہے اور اصل میں طابہ کا لفظ طیبہ تھا کیونکہ یہ طیب سے بنا ہے پھر اس یا کو الف سے بدل دیا، کیونکہ یا متحرک ہے اور اس کا ماقبل مفتوح ہے۔

1872 **تبوک:** تبوک شام کی طرف ایک جگہ ہے اس کے اور مدینے کے درمیان 14 مرحلوں کا فاصلہ ہے اور یہ مشہور ہے:

باب لابتي المدينة

1873 مدینہ دو پتھریلے پہاڑوں کے درمیان حرم ہے۔ یہ مدینے کے دو پہاڑ ہیں 1 مشرق میں 1 مغرب میں:

لترتع: چرنا

ذعرتها: ڈرانا / خوف زدہ کرنا / بھگانا

ظباء: ظبی کی جمع ہے جس کا معنی ہے ہرن

024/05/28 19:56
YED.
CamScanner

باب من رغب عن المدینۃ

1874 اس حدیث مبارکہ میں کلام غیب کی طرف اشارہ ہے۔

یبسون المدینۃ علی خیر: یہ اس وقت ہوگا جب خلافت شام اور عراق کی طرف منتقل ہو گئی۔ — یہ ایسا آخر زمانے قرب قیامت میں ہوگا۔

عوافی: ویرانی۔

1875 اس حدیث کی باب کے عنوان سے مطابقت یہ ہے کہ یہ لوگ فتوحات کے بعد مختلف شہروں میں قیام پذیر ہوگئے اور انہوں نے مدینہ میں سکونت سے اعراض کیا۔

مدینہ سے اعراض کرنے کا حکم: مدینہ سے اعراض کرنے والا قابل مذمت ہے۔

باب الایمان یارز الی المدینۃ

1876 **ایمان کو سانپ کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ:**

=> مدینہ میں صرف مومن ہی آتا ہے اور اسکو مدینہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت لے جاتی ہے گویا جس طرح ایمان پہلے مدینے سے نکلا تھا۔ اسی طرح مدینے میں لوٹ جاتا ہے۔ جس طرح سانپ اپنے بل سے نکل کر ادھر ادھر جاتا ہے پھر جب کسی سے خوف زدہ ہوتا ہے تو پھر واپس اپنے بل میں آجاتا ہے۔

=> یہ نبی کریم، خلفائے راشدین اور قرون ثلاثہ تک کے اکابر کا زمانہ ہے جو تین سو سال پر محیط ہے۔ اس کے بعد احوال متغیر ہوگئے اور بدعات کی کثرت ہوگئی۔

=> یا تو یہ قرب قیامت ہوگا کہ تمام مومنین مدینہ میں ہی لوٹ آئیں گے۔

باب اثم من کاد اہل المدینۃ

1877 اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو فریب و دھوکہ دینا سخت گناہ ہے۔

4/05/28 19:56
D.
CamScanner

باب آطام المدينة

آطام اُطم کی جمع ہیں اسکا معنی ہے پتھروں سے بنائے ہوئے قلعے اور محلات ★ یہ بھی کہا گیا کہ اس سے عالی شان مکان مراد ہیں۔

1878 ← حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فتنوں کی 1 مثالی صورت بنائی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے فتنوں کا نزول دیکھا اور آپ نے اپنی امت کو فتنوں سے ڈرایا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت نبوت میں سے 1 علامت ہے کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم غیب کی خبر دی۔

باب لا یدخل الدجال المدینة

1879 ← رعب ← اسکا معنی ہے خوف۔

- المسیح الدجال ← اسکو مسیح اس لئے کہا گیا کہ یہ زمین کی مسافت بہت جلد قطع کرے گا
- یا یہ ممسوح کے معنی میں ہے اسکی 1 آنکھ رگڑی ہوئی ہو گی اور وہ کانا ہو گا۔
- دجال ← دجل سے ماخوذ ہے اسکا معنی جھوٹ بولنا اور کسی چیز کو خلط ملط کرنا
- دوسرا معنی اونٹ کو جب خارش ہو تو اس پر تیل کی مالش کرنا۔ دجال بھی چونکہ جادو کر کے حقائق کو چھپائے گا اس لیے اسکو دجال کہا۔

1880 ← انقاب ← نقب کی جمع ہے۔ اور اسکا معنی دیوار میں سوراخ کرنا ہے۔ اور جس چیز میں بھی سوراخ کیا جائے وہ نقب ہے۔

انقاب:- کا معنی ہے 1 داخل ہونے کے راستے 2 دروازے 3 وہ راستے جن پر لوگ چلتے ہیں۔

طاعون ← ایک وبا کا نام ہے۔ جدید میڈیکل سائنس کی مطابق اسکی تحقیق یہ ہے کہ طاعون کی بیماری کی اصل وجہ ایک خورد بینی جرثومہ ہے جو اشتو نما کیڑے میں پرورش کرتا ہے 2 طاعون در اصل جسم میں نکلنے والی غدود ہیں۔

2024/05/28 19:56
ED.
CamScanner

باب المدینۃ تنفی الخبث

1883 جو اعرابی مدینہ سے نکلنا چاہتا تھا اسکی بیعت نہ توڑنے کی وجوہ

1. اسکا جواب یہ ہے کہ جو اسلام لا چکا ہو اسکا اسلام ترک کرنا جائز نہیں ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر چکا ہو اسکو ہجرت کا ترک کرنا جائز نہیں ہے اور اپنے وطن کی طرف واپس جانا بھی جائز نہیں ہے یہ اعرابی ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ہجرت کی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر مدینہ میں رہنے کی بیعت کی تھی۔
2. ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ بیعت فتح مکہ کے بعد کی ہو جب ہجرت کرنے کی فرضیت ساقط ہو چکی تھی اور اس نے اسلام کی بیعت کی تھی اور اس بیعت کو توڑنے کا مطالبہ کیا تو آپ نے بیعت فسخ نہیں کی۔ اس نے اسلام سے مرتد ہونے کا ارادہ نہیں کیا تھا کیونکہ اس نے ایسی چیز کی بیعت کی تھی جس کو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت سے توڑنے کا ارادہ کیا تھا اور اگر اسکا مدینہ سے نکلنا اسلام سے نکلنے کی بنا پر ہوتا تو آپ اسکو اسی وقت قتل کر دیتے لیکن وہ معصیت کرتا ہوا نکلا اور چونکہ اسکو بخار تھا اس لیے آپ نے اسکو معذور قرار دیا۔ گویا کہ اسکو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس پر ہجرت لازم نہیں ہے۔

المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وینصع طیبہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھٹی کی مثال بیان فرمائی یہ صرف ان لوگوں کے لیے تھی جنہوں نے اسلام میں رغبت کر کے اسلام قبول کیا پھر انکے دل میں خبث آ گیا اور وہ اسلام سے منحرف ہو گئے۔

1884 غزوۂ احد

غزوۂ احد 3 ہجری بروز ہفتہ یا اتوار پندرہ شوال المکرم کو ہوا۔
مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد ان منافقین سمیت 1 ہزار تھی اور مشرکین 3 ہزار تھے۔ مقابلہ شروع ہوتے ہی عبد اللہ بن ابی منافق اپنے 300 منافق لوگوں کو لے کر بھاگ نکلا اور حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے 700 صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ گئے۔ اس جنگ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان اقدس شہید ہوا اور چہرۂ اقدس پر زخم آیا۔

4/05/28 19:56

CS CamScanner

باب

1885 ھ اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی (ھ) ! الجوہری نے
لکھا ہے کہ کسی چیز کا ضعف اسکی مثل ہوتا ہے۔ 2 فقہاء نے کہا ہے کہ کسی
چیز کا ضعف اسکی دو مثلیں ہوتی ہیں اور اسکے دو ضعف اسکی تین مثلیں
ہوتی ہیں۔ 3 اور کسی نے کسی چیز کے ضعف کو اسکی 6 مثلیں بھی کہا ہے۔

⇐ اس حدیث مبارکہ میں برکت سے مراد دنیا کی برکت ہے اور البرکت کا معنی ہے
کثرت خیر۔ برکت سے مراد عام ہے خواہ دین کے امور میں ہو یا دنیا
کی چیزوں میں یعنی وہ چیزیں بڑھ جائیں اور دین میں برکت کا یہ
معنی ہے کہ زکوٰۃ اور کفارہ میں اضافہ ہو جائے۔

باب کراھیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تعری المدینۃ ھ

⇐ مدینہ منورہ کو خالی کرنا مکروہ ہے۔

1887 ھ بنی سلمہ انصار کے قبیلہ خزرج کی ایک شاخ ہے
حضرت ابن عباس نے فرمایا: انکے گھر مسجد نبوی سے دور تھے انہوں نے مسجد کے قریب
منتقل ہونے کا ارادہ کیا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں
جتنا زیادہ قدموں سے چلنا پڑتا ہے اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے اور مسجد سے
دور رہنے میں زیادہ فضیلت ہے۔

باب

1888 ھ اس حدیث مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ رحمت کے نزول اور حصول
سعادت میں میرے حجرے اور میرے منبر کی جگہ جنت کے باغات
کی مثل ہے یا اسکا معنی یہ ہے کہ اس جگہ پر عبادت کرنا جنت تک پہنچاتا

024/05/28 19:57
YED.
CamScanner

ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ یہ جگہ حقیقتاً جنت ہے، بایں طور کہ یہ جگہ آخرت میں بعینہ جنت کی طرف منتقل کر دی جائے گی۔

ومنبری علی حوضی: اس کا معنی یہ ہے کہ بروز قیامت یہ منبر میرے حوض پر منتقل کر کے نصب کیا جائے گا۔ اکثر نے یہی کہا ہے کہ یہی منبر میرے حوض پر نصب کیا جائے گا۔ اور بعض نے کہا ہے قیامت کے دن ایک منبر میرے حوض پر رکھا جائے گا۔ اور اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ منبر سے مراد اعمال صالحہ ہیں جو عمل کرنے والے کو حوض تک لے جائیں گے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس حوض سے پیئے گا۔

1889: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کو صحت افزاء مقام بنا دے اس سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے یہ مباح کر دیا کہ وہ جب بیماری اور مصائب میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اپنے جسم کی صحت اور ایسے مصائب کے دور ہونے کی دعا کرے۔ اس قسم کی دعاؤں میں شکوہ و شکایت نہیں ہوتی۔

الجحفہ کے خلاف دعائے ضرر کرنے کی توجیہ: ان دنوں میں الجحفہ مشرکین کا گھر تھا اور جن لوگوں نے اسلام کی دعوت کو قبول نہیں کیا تھا ان سے یہ خطرہ تھا کہ وہ کفار کی مدد کریں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان کے خلاف دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسی چیزوں میں مبتلا کر دے جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچانے سے باز رہیں۔

← اور جب آپ اپنی قوم اہل مکہ کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تو ان کے خلاف آپ نے دعائے ضرر کی۔

مشکل الفاظ کے معنی: **الجحفہ:** اہل مصر، شام اور مغرب والوں کا میقات ہے ان دنوں میں یہ مشرکین کی بستی تھی۔

شامۃ و طفیل: یہ مکہ کے دو پہاڑوں کے نام ہیں۔ علامہ خطابی نے کہا کہ میں ایک دفعہ ان کے پاس گزرا تو یہ سمجھا کہ یہ دو پہاڑ ہیں حتیٰ کہ مجھے منکشف ہوا کہ یہ دو چشمے ہیں۔

مجنۃ: یہ مکہ سے چند میل دور مر الظہران کے قریب ایک جگہ ہے اس کو سوق مجنہ بھی کہتے ہیں۔ **بطحان:** نشیب میں ایک وادی ہے۔ **نجل اور آجن:** کا معنی ہے بدمزہ اور بدبو دار پانی۔

2024/05/28 19:57
SYED.
CamScanner

189۔ شہادتِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ: آپ کی دعا کو اللہ

عزوجل نے قبول فرمایا اور آپ کو شہادت عطا فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کی زمین مسجد نبوی شریف محراب النبی میں نماز فجر پڑھا رہے تھے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے آپ کو خنجر مارا جس سے آپ 26 ذی الحجہ بدھ کے دن 23ھ میں زخمی ہوئے اور یکم محرم الحرام کے دن دفن کیے گئے 63 سال کی عمر میں اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق کے جوار میں دفن کیا گیا۔

شہادت کی دعا پر اشکال اور اس کا جواب:

سوال: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی شہادت کے قبول کی دعا کی جب کہ شہادت کا معنی یہ ہے کہ مسلمان کو کوئی کافر قتل کر دے اور مقتول مغلوب ہوتا ہے اور قاتل غالب ہو، تو مسلمان کے مغلوب اور کافر کے غالب ہونے کی دعا ہے۔

جواب:- 1 چیز قبیح لذاتہ اور حسن لغیرہ ہوتی ہے۔ جیسے جہاد کرنا فی نفسہ قبیح لذاتہ ہے کیونکہ اس سے شہر برباد اور لوگ مارے جاتے ہیں لیکن چونکہ یہ اعلائے کلمۃ اللہ کا ذریعہ ہے اسی لیے یہ حسن لغیرہ ہے۔ اسی طرح شہادت کا معاملہ ہے۔ مسلمان کا کافر کے ہاتھوں مغلوب ہونا قبیح لذاتہ ہے اور چونکہ یہ اعلائے کلمۃ اللہ کا ذریعہ بنتا ہے اس لیے حسن لغیرہ ہے۔

Syed

28-May-2024 منگل
19 ذیقعدہ شریف 1445ھ

2024/05/28 19:58

SYED.

CamScanner